شرح

احادیثِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

اشرف الکلام

یث مبارکہ کی نادر تشریحات اور بصیرت افروز

قات حضرت تھانویؒ کے منفرد اسلوب میں

د کلام مسائل و احکام فقہ و تصوف کے جواہر ریزے

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

احادیث مبارکہ کی ایسی عجیب و غریب دل نشین شرح جس کو
شیخ المحدثین حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ سن کر وجد کرتے تھے

جمع و ترتیب ‹ محترم محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہ

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

شرح

احادیثِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

اشرف الکلام

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

احادیث مبارکہ کی نادر تشریحات اور بصیرت افروز
تحقیقات حضرت تھانویؒ کے منفرد اسلوب میں
عقائد و کلام مسائل و احکام فقہ و تصوف کے جواہر ریزے

احادیث مبارکہ کی ایسی عجیب وغریب دل نشین شرح جس کو
شیخ المحدثین حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ سن کر وجد کرتے تھے

جمع و ترتیب ﴿ محترم محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہ

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

شرح

احادیث خیر الانام ﷺ

یعنی

اشرف الکلام

(جدید اضافہ شدہ ایڈیشن)

اشاعت دوم: رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ نومبر ۲۰۰۳ء

باہتمام : اشرف برادران سلمہم الرحمن

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۷۳۲۴۳۶۲ فیکس ۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+

۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان ......فون ۷۲۲۳۹۹۱-۷۳۵۳۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان....فون ۷۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک لسبیلہ، کراچی

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

روزے رکھنا اور مسلسل روزے رکھنا ایسے حال میں مفید ہوتا ہے نہ کہ صرف گاہ گاہ دو، چار روزے رکھ لینا۔ اب اُن کو حیرت تھی کہ حدیث میں تو کثرت کا کہیں ذکر نہیں، اس لئے مَیں نے کہا کہ علیہ لزوم پر دال ہے اور لزوم کے دو درجے ہوتے ہیں ایک اعتقادی ایک عملی۔

یہاں اعتقادی درجہ تو مراد ہے نہیں کیونکہ یہ روزہ فرض نہیں بلکہ عملی درجہ مراد ہے اور وہ ہوتا ہے تکرار سے جبکہ بار بار عمل کیا جائے اور عادۃً لازم کر لیا جائے اور مَیں نے کہا کہ دیکھو اس کی ظاہر تائید ہے رمضان شریف میں مسلسل ایک مہینہ تک روزے رکھے جاتے ہیں۔ اور یہ تجربہ ہے کہ شروع رمضان میں تو قوت بہیمیہ شکستہ نہیں ہوتی بلکہ رطوباتِ فضلیہ کے سوخت ہو جانے کی وجہ سے اس قوت میں اور انتعاش ہوتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ضعف بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اخیر میں پورا ضعف ہوتا ہے جس کی وجہ سے قوتِ بہیمیہ شکستہ ہوتی ہے کیونکہ اس وقت روزوں کی کثرت متحقق ہو جاتی ہے۔

پھر مَیں نے اُس شخص سے کہا کہ جب اتنے روزے رکھو گے تب اثر ظاہر ہوگا۔ جب اتنے روزے رکھ کر بھی فائدہ نہ ہو تب آکر اشکال کرنا۔ میری اس تقریر کو سُن کر مولانا کی آنکھیں کھُل گئیں۔ دیکھئے حدیث تو انہوں نے پڑھ دی اور اُس کا مطلب کچھ نہ سمجھے۔

(الافاضات الیومیہ ج ۴ صہ ۱۹۲)

۲۳۵۔ لطائف غیبیہ | فرمایا کہ حدیث :۔

خَلَقَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سِتَّ مِائَۃَ اَلْفِ اٰدَمَ۔

"یعنی اللہ تعالیٰ نے چھ لاکھ آدمی پیدا کئے"

مطلب یہ کہ جب حق تعالےٰ کسی کو عالمِ شہادت میں ظاہر کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اس کی تمہیدات کو پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ؑ کا ظہور کرنا چاہا تو آپ سے پہلے چھ لاکھ تمہیدات پیدا کیں۔ ہر ایک کا نام آدم تھا اور وہ لطائف غیبیہ تھے جنس عناصر سے نہیں۔ یہ خلاصہ ہے حضرت مجددصاحبؒ

کی تحقیق کا۔ (مقالاتِ حکمت ملفوظ ۱۷۱)

۲۳۶۔ عام مومنین کی شفاعت کا مفہوم

فرمایا: یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ اوّل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے جس پر حق تعالےٰ کا حکم ہوگا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ اس کے بعد مومنین کو شفاعت کی اجازت ہوگی وہ شفاعت کریں گے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے جب خروج ہو چکے گا اس کے بعد مومنین کی شفاعت سے خروج ہو گا تا کہ اشکال لازم آئے کہ جب عصاۃ کا خروج آپؐ کی شفاعت سے ہو چکے گا۔ پھر مومنین کی شفاعت سے کس کا خروج ہو گا۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جب دونوں شفاعتیں ہو چکیں گی اس کے بعد دونوں شفاعتوں سے دوزخ سے خروج ہو گا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد جو دوسرے مومنین کو شفاعت کی اجازت ہوگی اس کی وجہ دوسرے مومنین کے شرف کا اظہار ہے۔

اور حدیثوں میں اشارہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت تو سب کے لئے ہو گی اور دوسرے مومنین کی شفاعت اپنے جان پہچان والوں کے لئے ہو گی۔ (الافاضات الیومیہ ج ۱۰ صہ ۲۶۱)

۲۳۷۔ نیک لوگوں کی تیز مزاجی کا سبب

فرمایا: حدیث میں ہے:۔

اَلْحِدَّۃُ تَعْتَرِیْ خِیَارَ اُمَّتِیْ ۔

"یعنی تیز مزاجی میری اُمّت کے نیک لوگوں کو پیش آتی ہے"۔

اور اس کی حقیقت، حق پر غیرت ہے اور اُس کے ظاہر کرنے کی حقیقت ترکِ تکلف ہے۔

(انفاس عیسٰی ج ۲ صہ ۴۹۱)